جہری نماز میں سورہ فاتحہ کی کچھ آیات آہستہ پڑھ کر پھر بلند آواز سے پڑھنے سے نماز کا حکم

ریفرنس نمبر:Nor-11258

تاریخ:13-01-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر فجر کی نماز میں امام صاحب نے بھول کر سورہ فاتحہ کی ایک آیت آہستہ پڑھ لی پھر یاد آنے پر اس آیت کو جہر سے دوبارہ پڑھا تو کیا سجدہ سہو لازم ہو گا؟ اسی طرح اگر سورہ فاتحہ کی دو یا تین آیات آہستہ پڑھنے کے بعد دوبارہ سے جہر کے ساتھ پڑھ لیں تو سجدہ سہو کرنا ہو گا یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں فجر کی نماز میں سورہ فاتحہ کی ایک آیت بھول کر آہستہ پڑھنے کے بعد جب امام صاحب نے دوبارہ اس آیت کو جہر سے پڑھ لیا، تو سجدہ سہو ساقط ہو گیا، یونہی اگر امام سورہ فاتحہ کی دو یا تین آیتیں آہستہ پڑھنے کے بعد دوبارہ جہر سے ان کا اعادہ کر لے، تو اس صورت میں بھی سجدہ سہو ساقط ہو جائے گا۔

اس مسئلے کی تفصیل درج ذیل ہے:

امام اگر جہری نماز میں بقدر جوازِ نماز یعنی ایک آیت بھی آہستہ پڑھ لے تو سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے، البتہ قراءت کا جہر کے ساتھ اعادہ کرنے سے سجدہ سہو ساقط ہو جاتا ہے۔ مگر یہ مسئلہ اچھی طرح ذہن نشین رہے کہ جس طرح امام کے لیے جہری نماز میں جہر کرنا واجب ہے، یونہی امام ہو یا منفرد ہر ایک کے لیے ضروری ہے کہ وہ سورہ فاتحہ کے اکثر حصے کا تکرار نہ کرے، اس لیے کہ سورہ فاتحہ کے اکثر حصے کا تکرار نہ کرنا بھی نماز کا واجب ہے اور جان بوجھ کر واجب ترک کرنے سے نماز واجب الاعادہ ہو جاتی ہے۔ صورت مسئولہ میں چونکہ امام نے سورہ فاتحہ کا اکثر حصہ سراً نہیں پڑھا تھا لہذا دوبارہ جہراً پڑھنے سے سورہ فاتحہ کے اکثر حصے کی تکرار نہیں ہو گی اور جہر کے ساتھ قراءت نہ کرنے سے لازم ہونے والا سجدہ سہو، جہر کے ساتھ قراءت کا اعادہ کرنے سے ساقط ہو جائے گا۔

سری نماز میں جہری قراءت کرنے اور جہری نماز میں سری قراءت کرنے کے متعلق فتاوی عالمگیری میں ہے: ”لو جھر فیما یخافت او خافت فیما یجھر وجب علیہ سجود السھو واختلفوا فی مقدار مایجب بہ السھو منھما قیل یعتبر فی الفصلین بقدر ماتجوز بہ الصلاۃ وھو الاصح “یعنی اگر امام نے سری نماز میں جہری قراءت کی یا جہری نماز

میں سری قراءت کی تو سجدہ سہو واجب ہو جائے گا۔ پھر فقہاء کا اس مقدار کے متعلق اختلاف ہے جس سے سجدہ سہو لازم ہوتا ہے۔ کہا گیا ہے کہ دونوں صورتوں میں بقدر جواز نماز معتبر ہے اور یہی اصح ہے۔

(الفتاوی الھندیہ، ج1، ص128، مطبوعہ پشاور)

جہری نماز میں سورہ فاتحہ کی بعض آیتیں آہستہ پڑھنے کے بعد اگر بلند آواز کے ساتھ ان کا اعادہ کر لیا جائے تو سجدہ سہو ساقط ہو جاتا ہے جیسا کہ امام اہلسنت سیدی اعلی حضرت قدس سرہ العزیز جد الممتار میں فرماتے ہیں: "لو خافت ببعض الفاتحة یعیدہ جھرا لان تکرار البعض لا یوجب السھو ولا الاعادۃ والاخفاء بالبعض یوجبہ فبالاعادۃ جھرا یزول الثانی ولا یلزم الاول" یعنی: اگر بعض فاتحہ آہستہ قراءت کی تو وہ جہراً اس کا اعادہ کرے کیونکہ بعض کا تکرار سجدہ سہو اور نماز کے اعادہ کو واجب نہیں کرتا اور بعض کو آہستہ پڑھنا سجدہ سہو کو واجب کرتا ہے تو جہراً اعادہ کرنے سے دوسرا (نماز کے اعادہ کا وجوب) زائل ہو جاتا اور پہلا (سجدہ سہو کا وجوب) لازم نہیں رہتا۔

(جد الممتار، کتاب الصلوۃ، فصل فی القراءۃ، ج3، ص237، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: "امام نے جہری نماز میں بقدر جواز نماز یعنی ایک آیت آہستہ پڑھی یا سرّی میں جہر سے تو سجدۂ سہو واجب ہے۔" (بہار شریعت، جلد1، صفحہ714، مکتبہ المدینہ کراچی)

حضرت علامہ محمد شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی فتاوی امجدیہ کے حاشیہ میں فرماتے ہیں: "آہستہ آہستہ سورہ فاتحہ پڑھتا رہا، پھر بلند آواز سے پڑھنا شروع کیا، تو اگر سورہ فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھ لیا تھا پھر شروع سے پڑھنا شروع کیا تو بھی سجدہ سہو واجب کہ یہ اکثر سورہ فاتحہ کی تکرار ہوئی اور یہ موجب سجدہ سہو ہے اگر دونوں دفعہ بلا قصد سہوا ہوا ہو تو۔ اور اگر بالقصد تکرار کی تو اعادہ واجب اور اگر سورہ فاتحہ کا اکثر حصہ نہیں پڑھا تھا تو نہ سجدہ سہو ہے نہ اعادہ۔"

(فتاوی امجدیہ، کتاب الصلوۃ، جلد01، صفحہ282، مکتبہ رضویہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

28 جمادی الاولی 1442ھ/13 جنوری 2021ء

دار الافتاء اہلسنت
daruliftaa@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے